قصص الانبیاء علیہم السلام

قصص النبیین مترجم

تالیف

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مترجم

ڈاکٹر کرنل فیوض الرحمٰن

www.KitaboSunnat.com

ناشر

مکتبہ مدنیہ

۱۷- اردو بازار، لاہور

فون: ۷۲۵۲۰۹۳۰ - ۷۲۲۸۹۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب و سنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قصص الانبیاء علیہم السلام

قصص النبیین مترجم

تالیف: مفکر اسلام مولانا

سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ

مترجم: ڈاکٹر کرنل فیوض الرحمن

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

ین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل م

www.KitaboSunnat.com

فہرست قصص النبیین

حصہ اول

قرآن کریم کے قصے	۱	یعقوب علیہ السلام کی حالت	۱۸
مقدمہ	۲	یوسف کنویں میں	۱۸
[illegible]	۵	کنویں سے محل تک	۱۹
بت پرستی	۵	وفا اور امانت	۲۰
آذر کا بیٹا	۵	جیل کی مصیبت	۲۱
ابراہیم علیہ السلام کی نصیحت	۷	یوسف جیل خانے میں	۲۲
[illegible]	۹	توحید کی نصیحت و دعوت	۲۲
[illegible]	۹	خواب کی تعبیر	۲۳
[illegible]	۹	بادشاہ کا خواب	۲۳
[illegible]	۹	بادشاہ یوسف کو بلا بھیجتا ہے	۲۴
[illegible]	۹	یوسف علیہ السلام بے قصور ثابت ہوتے ہیں	۲۴
[illegible]	۹	زمین کے خزانوں پر	۲۵
ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت	۹	یوسف کے بھائی مصر آتے ہیں	۲۶
بادشاہ کے دربار میں	۱۰	[illegible]	۲۷
[illegible]	۱۱	یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں میں گفتگو	۲۸
[illegible]	۱۲	بنیامین یوسف علیہ السلام کے پاس	۲۹
[illegible]	۱۲	یعقوب علیہ السلام کی حالت	۳۰
[illegible]	۱۳	راز کھل جاتا ہے	۳۱
یوسف علیہ السلام	۱۴	یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کی [illegible]	
[illegible]	۱۵	[illegible]	۳۲
عجیب خواب	۱۵	یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام [illegible]	
بھائیوں کا حسد	۱۶	سچا خواب	۳۳
یعقوب علیہ السلام کے پاس	۱۶	[illegible]	۳۴
[illegible]	۱۷		

نام کتاب	قصص النبیین
مؤلف	مولانا سید ابو الحسن علی ندوی [illegible]
مترجم	ڈاکٹر مولانا نور عالم [illegible]
ناشر	مکتبہ [illegible]
طابع	[illegible]
قیمت	

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست قصص النبیین

حصہ دوم

چیلنج قبول	۳۱	قوم عاد کی سرکشی	۵۳
نوح علیہ السلام کی کشتی	۳۱	[illegible]	۵۴
آدم علیہ السلام کے بعد	۳۱	قوم عاد کی سرکشی	۵۵
شیطان کا وعدہ	۳۱	قوم عاد کے حالات	۵۶
شیطان کی سوچ	۳۲	ہود کا پیغام	۵۶
شیطان کی چال	۳۳	ہود علیہ السلام کی دعوت	۵۶
نیکوں کی صورتیں	۳۳	قوم کا جواب	۵۷
صورتوں سے مورتوں تک	۳۳	ہود علیہ السلام کی [illegible]	۵۸
مورتوں سے بتوں تک	۳۴	ہود علیہ السلام کا ایمان	۵۹
اللہ تعالیٰ کا غضب	۳۴	عاد کا انجام	۵۹
رسول علیہ السلام	۳۵	عذاب	۶۰
شیطان کا راستہ	۳۵	عاد کے بعد	۶۱
نوح علیہ السلام رسول	۳۶	ثمود کی [illegible]	۶۲
قوم نے نوح کو جواب دیا	۳۹	ثمود کی سرکشی	۶۳
نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے درمیان	۴۰	[illegible]	۶۳
[illegible]	۴۸	صالح علیہ السلام	۶۴
[illegible]	۴۸	صالح علیہ السلام کی دعوت	۶۵
نوح علیہ السلام کی دعوت	۴۹	[illegible]	۶۵
نوح علیہ السلام کی دعا	۵۰	[illegible]	۶۶
کشتی	۵۰	صالح کی نصیحت	۶۷
طوفان	۵۱	[illegible]	۶۸
نوح علیہ السلام کا بیٹا	۵۲	[illegible]	۶۸
[illegible]	۵۲	[illegible]	۶۹
[illegible]	۵۳	ثمود کی سرکشی	۶۹

فہرست قصص النبیین

حصہ سوم

مقدمہ ..... انتساب	۸۱	میدان ...	۹۵
[illegible]	۸۲	[illegible]	۹۶
یوسف کے بعد	۸۳	فرعون کا ...	۹۸
بنی اسرائیل مصر میں	۸۴	فرعون ...	۹۹
[illegible]	۸۵	آل فرعون کا مومن	۱۰۰
[illegible]	۸۶	موسیٰ کی نصیحت	۱۰۳
موسیٰ علیہ السلام کی ولادت	۸۶	فرعون کی ...	۱۰۳
[illegible]	۸۸	بنی اسرائیل کی ...	۱۰۴
فرعون کے محل میں	۸۹	[illegible]	۱۰۵
[illegible]	۹۰	[illegible]	۱۰۹
[illegible]	۹۱	[illegible]	۱۱۰
فرعون کی [illegible]	۹۲	[illegible]	۱۱۲
[illegible]	۹۳	[illegible]	۱۱۳
[illegible]	۹۳	[illegible]	۱۱۵
[illegible]	۹۴	[illegible]	۱۱۶
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۱۸
[illegible]	[illegible]	شریعت	۱۱۹
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲۱
[illegible]	[illegible]	بچھڑا	۱۲۳
[illegible]	[illegible]	عذاب	۱۲۵
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲۶
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲۹
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۳۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۳۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

کچھ ترجمہ کے بارے میں

● کتاب کا ترجمہ عربی پڑھنے والے طلبہ و طالبات کی آسانی کے لئے کیا گیا ہے تاکہ [illegible] سے پہلے اگر وہ اس ترجمہ کو دیکھ لیں تو انہیں وقت [illegible] کتاب سامنے رکھ کر عربی لفظ کا ترجمہ دیکھتے جائیں [illegible] مگر کوئی صاحب نبیوں کے قصے کے طور پر سے پڑھیں گے تو بھی انشاء اللہ لطف اندوز ہوں گے۔ اور ان قصوں کو نہایت دلچسپ پائیں گے۔

● اس کتاب کے مؤلف عالم اسلام کے مشہور و معروف عالم دین حضرت مولانا سید ابو الحسن ندوی مدظلہ ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے علم و عمل کی دولت کے ساتھ [illegible] سوز دروں بھی بخشا ہے [illegible] ان کی ہر کتاب [illegible] ہے جنہوں نے کتاب دراصل اپنے بھتیجے [illegible] کے لئے لکھی تھی [illegible] وجہ سے یہ کتاب ان کے [illegible] کی تعلیم و تربیت کے لئے بہت مفید کتاب ہے۔ بچے اس سے عربی سیکھنے کے ساتھ ایمان و یقین کی دولت سے بھی یقیناً مالا مال ہوں گے۔ میں نے مؤلف کی اس کتاب کو

فہرست قصص النبیین

حصہ چہارم

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکت

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ کے لئے اسی وجہ سے منتخب کیا گیا ہے کہ ہمارے مسلمان طلبہ و طالبات بھی بچپن کی [illegible] یہ گراں قدر کتاب پڑھیں گے تو اس سے ان کا ایمان تازہ ہوگا۔

● خوش قسمتی [illegible] کی مناسبت سے قرآنی آیات درج کی گئی ہیں [illegible] قرآنی آیات کا ترجمہ [illegible] کا ترجمہ قرآن مجید سے لیا گیا ہے۔ ترجمہ کے ساتھ آیات کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

● ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ کتاب کتنی ہی آسان ہو ترجمہ اتنا ہی مشکل ہوتا ہے۔ [illegible] ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ عبارت میں کوئی لفظ [illegible] نہیں [illegible] میں نے اس مقصد کو پانے کے لئے [illegible] کوشش کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ قارئین مطالعہ کے دوران اس حقیقت کو پائیں گے۔

● یہ کام مجھ سے میرے اللہ نے کروایا ہے اس کی توفیق شامل حال نہ ہوتی تو مجھ سے یہ ممکن نہ ہو سکتا۔ [illegible]
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

حافظ قاری ڈاکٹر فیوض الرحمٰن قادری
ایم اے پی ایچ ڈی

مقدمہ

پیارے بچو! [illegible] ہم [illegible] بچوں کو قصوں سے دلچسپی [illegible] شوق سے [illegible] پڑھتے ہیں [illegible] افسوس ہے کہ [illegible] کہانیاں [illegible] یہ ہے کہ ہم [illegible] دینی [illegible] قرآن [illegible] ہم [illegible] بچوں کے لئے [illegible] سے [illegible] مسلمان بچوں کے لئے [illegible] کے قصوں کی یہ پہلی کتاب ہے [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کرتا ہوں۔

میں نے اس سے پہلے بچوں کی نصیحت اور سبق آموز کہانیاں لکھی ہیں۔ میں نے نبیوں، رسولوں کے قصوں اور انسانی عظمت کے قصے کے سلسلہ کو پیش نظر رکھا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ یہ چھوٹی سی کتاب عربی پڑھنے والے بچوں کے لئے پہلی کتاب ہو گی۔ بچے اسے اپنے سکولوں میں پڑھیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ قصے نبیوں کے قصوں کو اور قصہ ہی رہیں گے، جو عمدہ، دلچسپ، درست [illegible] اور خوبصورت ہو گا۔ اس میں کوئی بات مشکل نہ ہو گی۔

اے محمد! اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے قصہ [illegible] اسلام کی [illegible] اور تمہاری وجہ سے اس گھر اور مسلمانوں پر قصہ سے آیا [illegible] کی برکتیں واپس آ سکے۔

(علی الحسنی)

بتوں کو کس نے توڑا؟

۱۔ بُت فروش

بہت پہلے کی بات ہے ایک بستی میں ایک بہت مشہور آدمی تھا جس کا نام آزر تھا اور آزر بت فروش تھا۔ اس بستی میں ایک بت گھر تھا اور اس گھر میں بہت بت تھے اور لوگ ان بتوں کو سجدہ کرتے تھے اور آزر بھی ان بتوں کو سجدہ کرتا تھا، اور آزر ان بتوں کی عبادت کرتا تھا۔

۲۔ آزر کا بیٹا

آزر کا ایک بہت ہی سمجھدار لڑکا تھا جس کا نام ابراہیم تھا۔ ابراہیم لوگوں کو بتوں کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور وہ لوگوں کو بتوں کی عبادت کرتے ہوئے بھی دیکھتے تھے۔

ابراہیم خوب جانتے تھے کہ بت پتھر ہیں، اور یہ بولتے نہیں، اور یہ سنتے بھی نہیں، اور وہ جانتے تھے کہ بت نہ نفع دیتے ہیں، نہ نقصان اور وہ یہ بھی دیکھتے تھے کہ مکھی بتوں پر بیٹھ جاتی ہے، اور وہ اسے [illegible] نہیں سکتے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

اور وہ دیکھتے تھے کہ یہ بت ان کو کچھ کھلاتے پلاتے ہیں، وہ ... سے منع نہیں کرتے
ابراہیم، سوچتے ہی رہ جاتے تھے کہ لوگ بتوں کو سجدہ کیوں کرتے ہیں؟
اور ابراہیم اپنے آپ سے سوال کرتے تھے کہ لوگ بتوں سے
مانگتے کیوں ہیں؟

۳۔ ابراہیم کی نصیحت

اور ابراہیم، بچے ہی تھے کہ انہوں نے کہا: آپ ان بتوں کو سجدہ
کیوں کرتے ہیں؟ ان بتوں کو سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ ان بتوں سے کیوں
مانگتے ہیں؟ جبکہ یہ بت بول نہیں سکتے اور نہ ہی کوئی نقصان دے سکتے ہیں
اور کسی کو کھانا پلا سکتے ہیں ... اور یہی بات ہے ...
یہ بت کھاتے پیتے نہیں ... لیکن لوگ سمجھتے نہیں تھے
ابراہیم اپنی قوم کو نصیحت کرتے تھے، اور لوگ بھی غضبناک ہوتے اور
کہتے ... ابراہیم نے کہا کہ جب لوگ چلے جائیں گے تو میں بتوں کو توڑ
دوں گا ... انہیں ... کروں گا۔

۴۔ ابراہیم بت توڑتے ہیں

اور عید آئی اور لوگ خوش ہوئے، لوگ ... شہر کے باہر نکلے
اور ابراہیم کے ... انہوں نے ابراہیم سے کہا: کیا آپ ہمارے
ساتھ نہیں جائیں گے؟ ابراہیم نے کہا: میری طبیعت ناساز ہے، لوگ چلے
گئے اور ابراہیم گھر میں رہ گئے، ابراہیم بتوں کے پاس آئے اور ان سے کہا
تم کھاتے کیوں نہیں؟ ... کیا ہو گیا ہے ... بولتے کیوں نہیں

کھاتے کیوں نہیں ہو؟ ... وہ بت خاموش رہے، اس لئے کہ وہ پتھر
تھے اور پتھر نہیں بولتے، ابراہیم نے کہا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کیوں
نہیں بولتے؟ بت تو خاموش رہے اور ... اس وقت ابراہیم
کو غصہ آیا اور انہوں نے کلہاڑا لے لیا اور کلہاڑے سے بتوں کو مارا
اور توڑ پھوڑ دیا اور ابراہیم نے سب سے بڑے بت کو چھوڑ دیا اور کلہاڑا
اس کی گردن میں لٹکا دیا۔

۵۔ یہ کس نے کیا؟

لوگ واپس آئے اور بت خانہ میں داخل ہوئے، لوگوں نے بتوں کو
سجدہ کرنے کا ارادہ کیا ... لیکن لوگ تعجب میں آگئے اور
ڈر گئے، لوگوں نے غور کیا اور غضبناک ہو گئے، انہوں نے کہا: ہمارے
بتوں کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نے ایک
جوان کو ان کے بارے میں سنا ہے جن کا ذکر کرتا رہتا ہے، اسے ابراہیم
کہتے ہیں۔

انہوں نے کہا: اے ابراہیم! ہمارے بتوں کے ساتھ یہ سلوک تم
نے کیا ہے؟

ابراہیم نے کہا: یہ ان کے بڑے نے کیا ہے اسی سے پوچھو
اگر بولتے ہیں، لوگوں کو پتہ تھا کہ بت پتھر ہیں، اور وہ جانتے تھے کہ پتھر نہ
سنتے ہیں نہ دیکھتے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ بڑا بت بھی تو پتھر ہے اور
سب سے بڑا بت بھی پتھر ہی تھا اور وہ بتوں کو توڑ نہیں سکتا تھا اور
نے ابراہیم سے کہا: تم خوب جانتے ہو کہ بت بولتے نہیں، ابراہیم نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ: پھر تم بتوں کی عبادت کیسے کرتے ہو جو تمہیں نہ نقصان دے سکتے ہیں نہ فائدہ؟ اور تم ان سے کیسے مانگتے ہو جو نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں؟ تم کچھ سمجھتے بھی ہو؟ تمہیں عقل نہیں؟ لوگ خاموش ہو گئے اور شرمندہ ہو گئے۔

۶۔ ٹھنڈی آگ

لوگ بہت غصے ہوئے اور انھوں نے کہا: ہم کیا کریں؟ ابراہیم نے بتوں کو توڑ دیا ہے اور ان کا مذاق اڑایا ہے۔ ان لوگوں نے پوچھا: ابراہیم کی سزا کیا ہو؟ جواب ملا: اسے آگ میں [illegible]۔ انھوں نے آگ جلائی اور اس میں ابراہیم کو پھینک دیا لیکن اللہ نے ابراہیم کی مدد کی اور آگ سے کہا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ آگ ابراہیم کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی۔ لوگوں نے دیکھا کہ آگ ابراہیم کو کوئی تکلیف نہیں دے رہی۔ لوگوں نے دیکھا کہ ابراہیم بہت آرام سے ہیں اور صحیح سلامت ہیں۔ لوگ سخت حیران ہو گئے۔

۷۔ میرا رب کون ہے؟

ایک رات ابراہیم نے ایک ستارا دیکھا تو کہا: یہ میرا رب ہے۔ اور جب ستارہ غائب ہو گیا، ابراہیم نے کہا: نہیں یہ میرا رب نہیں۔ اور ابراہیم نے چاند دیکھا اور کہا: یہ میرا رب ہے۔ اور جب چاند غائب ہو گیا تو ابراہیم نے کہا: نہیں، یہ میرا رب نہیں۔ اور جب سورج نکلا ابراہیم نے کہا: یہ میرا رب ہے، یہ بہت بڑا ہے۔ جب رات آئی سورج بھی غائب ہو گیا، ابراہیم

نے کہا: نہیں یہ میرا رب نہیں۔ بیشک اللہ زندہ جاوید ہے۔ مرے گا نہیں وہ باقی رہنے والا ہے غائب نہیں ہو سکتا۔ بیشک اللہ طاقتور ہے اس کو کوئی چیز غائب نہیں کر سکتی۔ ستارہ کمزور ہے اس پر صبح غالب آ جاتی ہے چاند کمزور ہے اس پر سورج غالب آ جاتا ہے اور سورج کمزور ہے کہ اس پر رات غالب آ جاتی ہے اور اس پر بادل غالب آ جاتے ہیں۔ اور ستارہ میری مدد نہیں کر سکتا وہ کمزور ہے۔ میرا رب تو اللہ ہے اور وہ زندہ رہنے والا ہے، باقی ہے، غائب نہیں ہوتا اور طاقتور ہے اس پر کوئی چیز غالب نہیں آ سکتی۔

۸۔ میرا رب اللہ ہے

ابراہیم نے جان لیا کہ اللہ ہی ان کا رب ہے۔ اس لیے کہ وہ زندہ ہے مرتا نہیں اور نہ مرے گا۔ باقی ہے، غائب نہیں ہوتا، طاقتور ہے۔ اس پر کوئی چیز غالب نہیں آ سکتی اور ابراہیم نے جان لیا کہ اللہ ستاروں کا رب ہے اور چاند کا رب ہے اور سورج کا رب ہے اور بادلوں اور ہواؤں کا رب ہے۔

اللہ نے ابراہیم کو ہدایت دی اور انھیں اپنا نبی اور خلیل دوست بنایا اور ابراہیم کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو اللہ کی دعوت دیں اور بتوں کی عبادت سے روکیں۔

۹۔ ابراہیم کی دعوت

ابراہیم نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا۔ انھیں بتوں کی پرستش سے روکا۔ ابراہیم نے اپنی قوم سے کہا: تم کیا عبادت کرتے ہو؟ ابراہیم

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا، کیا جب تم انھیں پکارتے ہو تو وہ تمھاری سنتے ہیں؟ یا تمھیں کوئی نفع یا نقصان دیتے ہیں؟ انھوں نے کہا، ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا، میں ان بتوں کی عبادت نہیں کرتا بلکہ یہ تو میرے دشمن ہیں۔ میں تو اس رب کی عبادت کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی مجھے ہدایت دیتا ہے اور وہی مجھے کھلاتا پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے وہی مجھے موت دیتا ہے اور وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔

بت دیوتا نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں اور نہ یہ کسی کو کچھ دے سکتے ہیں، وہ تو جب کوئی بیمار ہو جائے تو شفا نہیں دے سکتے، یہ تو کسی کو کچھ نہیں دے سکتے۔

۱۰۔ بادشاہ کے رُوبرُو

شہر میں ایک بڑا بادشاہ تھا اور بہت غرور والا تھا اور لوگ بادشاہ کو سجدہ کیا کرتے تھے۔ بادشاہ نے سنا کہ ابراہیمؑ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ بادشاہ غضبناک ہوا اور اس نے ابراہیمؑ کو بلا بھیجا۔ ابراہیمؑ آئے تو وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ بادشاہ نے کہا، ابراہیمؑ! تمھارا رب کون ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا، میرا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے کہا، اللہ کون ہے؟ ابراہیمؑ نے جواب دیا، وہ جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ بادشاہ نے کہا، میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ پھر بادشاہ نے ایک آدمی کو بلوایا اور اسے قتل کر دیا اور ایک دوسرے آدمی کو چھوڑ دیا اور کہا کہ میں زندہ کرتا ہوں

اور مارتا ہوں۔ میں نے ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔ بادشاہ بہت بیوقوف تھا اور سمجھتا تھا کہ وہ بھی ایسا ہی کر سکتا ہے۔ ابراہیمؑ نے ارادہ کیا کہ بادشاہ اور اس کی قوم کو سمجھائیں۔ ابراہیمؑ نے بادشاہ سے کہا، بیشک میرا اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے لے آ۔ بادشاہ حیران ہوا، اس کے ہوش اڑ گئے، بادشاہ شرمندہ ہوا اور لاجواب ہو گیا۔

۱۱۔ والد کو دعوت

اور ابراہیمؑ نے اپنے والد کو دعوت دینے کا بھی ارادہ کیا اور کہا، اے ابا جی! آپ ان کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ کوئی نفع اور نقصان دیتے ہیں۔ آپ اللہ کی عبادت کیوں نہیں کرتے؟ اے ابا جی! آپ شیطان کی عبادت نہ کریں۔ اے ابا جی! آپ رحمٰن کی عبادت کریں۔ ابراہیمؑ کے والد بہت ناراض ہوئے اور کہا، میں تجھے سنگسار کر دوں گا، مجھ سے دور ہو جا۔ ابراہیمؑ بہت ہی حلیم اور بردبار تھے۔ اپنے والد سے کہا، آپ پر سلامتی ہو، میں آپ کے لیے اپنے رب سے بخشش مانگوں گا۔ ابراہیمؑ کو بہت افسوس ہوا اور انھوں نے کسی دوسرے شہر جانے کا ارادہ کر لیا تاکہ وہاں اپنے رب کی عبادت کریں گے اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں گے۔

۱۲۔ مکہ کی طرف

ابراہیمؑ کی قوم، بادشاہ اور والد سب نافرمان ہو گئے، اور ابراہیمؑ نے کسی دوسرے شہر جانے کا ارادہ کیا تاکہ اللہ کی عبادت کریں اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں۔ ابراہیمؑ اپنے شہر عراق سے نکلے اور اپنے ساتھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اور چلا گیا۔ ابراہیمؑ نے اس کو قصہ کہا۔ اس کے ساتھ ان کی بیوی اور بچے بھی تھے۔
گھر میں نہ جانا تھا۔ درخت اس میں دکھوں تھا اور کوئی چیز وہاں نہیں۔ [illegible]
داستان ابراہیمؑ فکر کیے اور چیا شہر سے۔ ابراہیمؑ نے اپنی بیوی ہاجرہ
اور بیٹے اسمٰعیل کو وہاں چھوڑا اور جب ابراہیمؑ نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو
ان کی بیوی ہاجرہ نے کہا۔ حضور! آپ کا ارادہ ہے۔ کیا آپ مجھے یہاں چھوڑ کر
جائیں گے؟ جہاں نہ پانی ہے اور نہ کوئی؟ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟
ابراہیمؑ نے کہا "ہاں"۔ ہاجرہ نے کہا۔ "پھر وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔"

۱۳۔ زمزم کا کنواں

ایک مرتبہ اسمٰعیل کو پیاس لگی اور ان کی والدہ نے ان کو پانی پلانا چاہا مگر
پانی کہیں دستیاب نہ تھا۔ [illegible] پہاڑی کی طرف دوڑیں
میں پھیں اور صفا پہاڑی سے مروہ تک اور مروہ سے صفا تک
دوڑتی رہیں۔ ادھر اسمٰعیل کی والدہ [illegible] دوڑ رہی تھیں
اور پانی نکل آیا پانی زمین سے نکلا۔ اسمٰعیل اور ان کی والدہ نے پیا اور یہ زمزم
کے کنویں کی صورت میں مل گیا۔ اللہ نے زمزم کو بڑی برکت دی۔ اس
کنویں سے [illegible] لوگ پیتے ہیں [illegible] دور دراز سے لے کر جاتے ہیں
ملکوں کو جاتے ہیں۔ کیا تم نے زمزم پیا ہے؟

۱۴۔ ابراہیمؑ کا خواب

ابراہیمؑ مدت کے بعد مکہ واپس آئے۔ اسمٰعیلؑ جو اب بڑے ہو چکے تھے
ابراہیمؑ اپنے بیٹے اسمٰعیل سے خوش ہوئے۔ اسمٰعیل بڑے ہو گئے تھے۔

دوڑتے۔ کھیلتے اور والد کے ساتھ کام کرتے تھے۔ ابراہیمؑ اسمٰعیل سے
محبت کیا کرتے تھے۔ ایک رات ابراہیمؑ نے خواب دیکھا کہ وہ اسمٰعیل کو
ذبح کر رہے ہیں۔ اور ابراہیمؑ سچے نبی تھے۔ یہ خواب تھا اور ابراہیمؑ
اللہ کے دوست تھے۔ انہوں نے ارادہ کیا [illegible] خواب میں
اللہ نے حکم دیا ہے۔ ابراہیمؑ نے اسمٰعیل سے کہا۔ بیٹا
میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ تمہاری کیا رائے
ہے؟ اسمٰعیل نے کہا۔ ابا جان! آپ وہ کریں جس کا آپ کو
حکم دیا گیا ہے انشاءاللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں
گے۔ ابراہیمؑ نے اسمٰعیل کو [illegible] اور جب ابراہیمؑ
[illegible] اسمٰعیل کے گلے پر چھری
رکھ دی۔ لیکن اللہ [illegible] دیکھنا چاہتا تھا کہ [illegible] جس
کا [illegible]
ابراہیمؑ امتحان میں کامیاب ہوئے۔ اللہ نے جنت سے ایک
مینڈھا [illegible] اسمٰعیل کی جگہ ذبح کریں۔
اور اللہ کو ابراہیمؑ کا عمل پسند آیا۔ پس مسلمانوں کو عید الاضحیٰ [illegible]
حکم دیا۔ اللہ کا درود و سلام ہو ابراہیمؑ پر اور اللہ کا درود و سلام ہو
اسمٰعیلؑ پر۔

۱۵۔ کعبہ

ابراہیمؑ [illegible] مکہ واپس آئے [illegible] انہوں نے اللہ کے
لیے ایک گھر بنانے کا ارادہ کیا۔ [illegible] اللہ کے لیے گھر [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بری وہ اللہ کی عبادت کریں۔ اسمٰعیلؑ نے بھی ارادہ کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ اللہ کے لئے گھر بنائیں۔ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ پہاڑ سے پتھر لاتے۔ ابراہیمؑ اپنے ہاتھ سے کعبہ بناتے تھے اور اسمٰعیلؑ بھی اپنے ہاتھ سے پتھر لاتے تھے۔ ابراہیمؑ اللہ کا ذکر کرتے جاتے تھے اور اسمٰعیلؑ بھی اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ اسے بھی سب ابراہیمؑ نے قبول کر لیا کہ آو بیت ہی تھے وہ چاہتے تھے وہ ہے۔ اللہ نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کی دعا قبول کی اور کعبہ میں برکت دی۔ ہم ہر سال بیں کعبہ کی طرف منہ کرتے ہیں اور مسلمان ہی کے دلوں میں کعبہ کی طرف سفر کرتے ہیں۔ کعبہ کو طواف کرتے ہیں اور اس کے پاس نماز پڑھتے ہیں۔ اللہ نے کعبہ میں برکت دی اور ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کی دعا قبول کی۔ اللہ کا درود و سلام ہو ابراہیمؑ پر، اللہ کا درود و سلام ہو اسمٰعیلؑ پر، اللہ کا درود و سلام ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

۴۔ بیت المقدس

ابراہیمؑ کی ایک دوسری بیوی تھیں، ان کا نام سارہؓ تھا۔ ابراہیمؑ کے ان سے ایک دوسرے فرزند تھے ان کا نام اسحاقؑ تھا۔ ابراہیمؑ نے شام میں سکونت اختیار کی اور اسحاقؑ نے بھی شام میں اللہ کے لئے ایک گھر بنایا جیسا ان کے والد اور بھائی نے مکہ میں ایک گھر بنایا تھا۔ یہ مسجد جو اسحاقؑ نے شام میں بنائی تھی، وہ بیت المقدس ہے اور مسجد اقصیٰ ہے ہمیں یہ کہہ دو کہ اللہ نے برکت دی اور اس میں بہت سے نبی اور بادشاہ ہوئے اور اسحاقؑ کے ایک فرزند یعقوبؑ تھے اور ان کا نام

نبی تھے اور یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے ان میں یوسفؑ بھی تھے جو یعقوب کے بیٹے تھے یوسفؑ کا قرآن میں عجیب قصہ ہے اور وہ یہ ہے

سب سے اچھا قصہ

۱۔ عجیب خواب

یوسف بچہ تھے، وہ کے تھے، ان کے گیارہ بھائی تھے اور یوسفؑ بہت خوبصورت لڑکے تھے اور بہت ذہین لڑکے تھے اور ان کے والد یعقوبؑ دوسرے بچوں کی نسبت ان سے زیادہ پیار کرتے تھے۔ ایک رات یوسفؑ نے عجیب خواب دیکھا، گیارہ ستارے اور سورج اور چاند کو دیکھا کہ سب ان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ تھے یوسفؑ بہت حیران ہوئے۔ اور اس خواب کو دیکھ کر کس طرح ستارے، سورج اور چاند ایک آدمی کو سجدہ کرتے ہیں! تھے یوسفؑ اپنے باپ یعقوبؑ کے پاس گئے اور انہیں یہ عجیب خواب کہہ سنایا۔

کہا: ابا، میں نے دیکھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ اور یعقوبؑ نبی تھے وہ اس خواب سے بہت خوش ہوئے اور جان گئے کہ یوسفؑ کو اللہ تعالیٰ نے کیا بڑی شان ہو گی، یہ خواب علم اور نبوت کی خوشخبری ہے اور اللہ نے انعام کیا تھا جس نے ان کو اسحاقؑ اور ابراہیمؑ پر انعام کیا تھا پر وہ ابراہیمؑ پر اور یقیناً وہ تم پر انعام کرے گا اور آل یعقوبؑ پر بھی انعام کرے گا اور یعقوبؑ نے جان لیا تھے اور لوگوں کی شرارتوں سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

خوب واقف تھے اور وہ جانتے تھے کہ شیطان کیسے فریب دیتا ہے۔ اور شیطان انسان کے ساتھ کیسے کھیلتا ہے وہ بھی خوب جانتے تھے۔ اسی لیے بیٹے! اپنے بھائیوں میں سے یہ خواب کسی کو نہ بتانا، ورنہ شاید وہ تم سے حسد کریں گے اور تمہارے دشمن بن جائیں گے۔

۲۔ بھائیوں کا حسد

اور یوسف کے ایک حقیقی والدہ سے ایک اور سگے بھائی تھے جن کا نام بنیامین تھا اور یعقوبؑ ان دونوں کو بہت چاہتے تھے۔ اور دوسرے بھائی بھی کہ ان کو چاہتے تھے ... یوسف اور بنیامین سے حسد کرتے اور کہتے تھے کہ ہمارے ابا یوسف اور بنیامین کو کیوں چاہتے ہیں حالانکہ ہم دونوں سے زیادہ ہیں۔ ہم یوسف اور بنیامین سے زیادہ کام بھی کرتے ہیں بلکہ ہم طاقتور جوان ہیں۔ یوسف ابھی بچے ہیں اور یوسف جو نے (؟) انہوں نے خواب جو بھائیوں کو بتا دیا اور جب بھائیوں نے خواب سنا تو بہت خفا ہوئے اور ان کا حسد اور زیادہ ہو گیا۔

اور بھائی ایک دن مل بیٹھے اور انہوں نے یوسف کو قتل کرنے یا کہیں دور کسی زمین میں پھینک دینے کا مشورہ کیا ... پھر تمہارے والد کی محبت خاص تمہارے لیے ہو گی۔ ان میں سے ایک نے کہا یوسف کو کسی کنویں میں ڈال دو کوئی مسافر اسے نکال لے جائے گا اور سب بھائی اس پر متفق ہو گئے۔

۳۔ یعقوبؑ کے پاس

اور جب انہوں نے اس رائے پر اتفاق کر لیا تو یعقوبؑ کے پاس گئے

اور یعقوبؑ کو یوسف کی بہت فکر رہتی تھی اور جانتے تھے کہ بھائی ان سے حسد کرتے ہیں اور پسند نہیں کرتے کہ یعقوبؑ یوسف کو بھائیوں کے ساتھ جنگل بھیجا کرتے تھے اور یوسف اپنے بھائی کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور وہ بھی جایا کرتے تھے اور بھائی اس بات کو جانتے تھے لیکن انہوں نے باپ کو منانا شروع کیا اور انہوں نے کہا اے ابا! آپ ہمارے ساتھ یوسف کو کیوں نہیں بھیجتے؟ آپ کس بات سے ڈرتے ہیں اور ہم سب یوسف کے بھائی ہیں اور ہم ایک باپ کے بیٹے ہیں اور بھائی ہیں۔ کل آپ اسے ہمارے ساتھ جنگل بھیج دیں کہ وہ ہمارے ساتھ کھیلے اور جنگل کے میوے کھائے، اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ اور یعقوبؑ بہت تعجب میں پڑ گئے۔ اور یعقوبؑ بہت متفکر ہو رہے تھے۔ یعقوبؑ یوسف کو دینے سے ڈرتے اور نہیں کر سکتے تھے۔ اور انھیں یوسف کی بہت فکر رہتی تھی۔ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا "میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے غافل رہو۔" انھوں نے کہا "کیسی بات؟ اسے بھیڑیا کھا جائے گا جب ہم جیسی جماعت موجود ہے تو وہ اسے کیسے کھا سکتا ہے؟ بلکہ ہم طاقتور جوان ہیں۔" بالآخر انہوں نے یوسف کو اجازت دے دی۔

۴۔ جنگل کی طرف

جب یعقوبؑ نے یوسف کو اجازت دی تو بھائی بہت خوش ہوئے اور جنگل کی طرف چل پڑے اور یوسف کو جنگل کے کنویں میں پھینک دینے کا ارادہ کیا ... ننھے یوسف کو کیا معلوم تھا کہ کیا ہو گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف بہت پیارے لڑکے تھے وہ ان کو بہت ہی چاہتے تھے [illegible]
[illegible] لیکن اللہ نے یوسف کو بتا دیا تھا [illegible]
[illegible] اللہ تمہارے ساتھ ہے [illegible]
[illegible] بھائی تمہارے پاس آئیں گے اور تم انہیں ان کے کیے
کی خبر دو گے۔

اور جب وہ بھائی اپنے کام سے فارغ ہوئے اور یوسف کو کنویں
میں پھینک دیا، تو کہنے لگے [illegible] ہم اپنے والد سے کیا کہیں گے
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہم کہیں گے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یوسف کی قمیص لی اور اسے رنگ دیا [illegible]
[illegible] اور ہماری تصدیق کریں گے۔

۵۔ یعقوبؑ کے سامنے

[illegible] رات کے وقت والد کے پاس روتے ہوئے آئے [illegible]
[illegible] آگے نکل گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے
پاس [illegible] یوسف کی قمیص کے ساتھ [illegible]
[illegible] یوسف کا خون [illegible]
[illegible]

[illegible] جب بھیڑیا انسان کو کھاتا ہے تو [illegible] اور اس کی
قمیص کو پھاڑ دیتا ہے [illegible] یوسف کی قمیص [illegible]
تھی۔ یعقوب پہچان گئے [illegible]
[illegible] صبر [illegible]
[illegible] یوسف [illegible]
لئے [illegible] اچھا صبر کیا۔

۶۔ یوسف کنویں میں

بھائی گھر کی طرف روانہ ہوئے، اور یوسف کنویں میں [illegible]
[illegible] اور یوسف کنویں میں [illegible]
اور بھائی یوسف کو [illegible] یوسف [illegible]
[illegible]
[illegible] کنویں میں [illegible]
جنگل میں [illegible] رات [illegible]
اور اندھیرا [illegible]

۷۔ کنویں سے محل تک

اس جنگل میں ایک جماعت سفر کر رہی تھی انہیں راستے میں پیاس لگی
اور کنویں کی تلاش میں لگ گئے انہوں نے ایک کنواں دیکھا، انہوں نے اس
کی طرف ایک آدمی بھیجا کہ ان کے لئے پانی لے آئے [illegible] کنویں کے
پاس آیا اور ڈول پھینکا اور ڈول کھینچا مگر ڈول بھاری تھا [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن [illegible]

www.KitaboSunnat.com

کیا دیکھتے ہیں کہ ایک لڑکا ہے جو ڈول کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ پکار اٹھا، واہ خوشخبری! یہ تو لڑکا ہے۔ لوگ بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے اسے چھپا لیا۔ مصر پہنچے اور بازار میں فروخت ہونے کے لئے لے آئے۔ پکارنے لگے اس لڑکے کو کون خریدے گا؟ اس لڑکے کو کون خریدے گا؟ عزیز مصر نے چند کوڑیوں کے مول یوسف کو خرید لیا۔ تاجروں نے اسے فروخت کر دیا اور یوسف کو پہچان نہ سکے۔ عزیز مصر اپنے گھر لے گیا اور بیوی سے کہا: یوسف کو عزت سے رکھنا یہ بہت اچھا لڑکا ہے۔

۸۔ وفا اور امانت

عزیز کی بیوی نے یوسف کو پھسلانے کی کوشش کی لیکن یوسف نے انکار کر دیا اور کہا: ہرگز نہیں! میں اپنے آقا کے ساتھ خیانت نہیں کروں گا [illegible] اس نے میرے ساتھ احسان کیا اور مجھے عزت دی۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ عزیز کی بیوی غصہ میں آگئی اور اس نے اپنے خاوند سے شکایت کی۔ عزیز نے جان لیا کہ عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچے ہیں۔ عزیز نے اپنی بیوی سے کہا: بیشک تو ہی خطاکار تھی۔ اور مصر کی عورتوں نے یوسف کے حسن کا چرچا [illegible] جب انہوں نے یوسف کو دیکھا تو ہاتھ کاٹ لئے [illegible] یہ آدمی نہیں بلکہ یہ تو معزز فرشتہ ہے۔ عورت غصہ میں آگئی اور یوسف سے کہا: تمہیں جیل جانا پڑے گا۔ یوسف نے کہا: جیل مجھے زیادہ پسند ہے۔ اور چند دنوں کے بعد عزیز نے یوسف کو جیل بھیج دیا۔ عزیز جانتا تھا کہ یوسف کا کوئی قصور نہیں۔ اور یوسف جیل پہنچ گئے۔

۱ مصر کا بادشاہ

۹۔ جیل کی نصیحت

اور یوسف جیل میں داخل ہوئے تو سب جیل والوں نے جان لیا کہ یوسف بہت ہی شریف نوجوان ہیں اور یوسف بہت نیک اور عالم ہیں اور یوسف کے چہرے پر [illegible] جیل والوں نے یوسف کو بہت پسند کیا [illegible] یوسف کے ساتھ جیل میں دو اور قیدی داخل ہوئے اور دونوں نے یوسف کو اپنے اپنے خواب بتائے۔ ایک نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اس سے کھا رہے ہیں۔ دونوں نے یوسف سے اس کی تعبیر پوچھی۔ اور یوسف خوابوں کی تعبیر کے عالم تھے اور یوسف اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے [illegible]

[illegible]

یوسف انہیں اللہ کی طرف بلاتے تھے [illegible] جیل میں [illegible]

[illegible] نصیحت کے مستحق ہیں [illegible]

[illegible] ہیں!

یوسف جیل میں تھے [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۱۰۔ یوسف کی دانائی

[illegible]

۱۱۔ توحید کی نصیحت و وعظ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۔ خواب کی تعبیر

[illegible]

۱۳۔ بادشاہ کا خواب

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۱۴۔ بادشاہ یوسف کو بلا بھیجتا ہے

[illegible]

۱۵۔ یوسف تفتیش چاہتے ہیں

[illegible]

[illegible]

۱۶۔ زمین کے خزانوں پر

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۱۷۔ یوسفؑ کے بھائی آتے ہیں

[illegible]

[illegible]

۱۸۔ یوسف اور اس کے بھائیوں میں گفتگو

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مال کی واپسی کا حکم دیا وہ دونوں کے سامان میں رکھ دیا

۱۹۔ یعقوبؑ اور ان کے بیٹوں میں گفتگو

بیٹے والد کے پاس واپس آئے اور انھیں ساری بات بتائی اور
کہا ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دیجئے ورنہ ہمیں عزیز کی طرف
سے کچھ نہیں ملے گا۔ انھوں نے یعقوبؑ سے وعدہ کیا اور کہا کہ
ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یعقوبؑ نے کہا، کیا میں تم پر ایسا
اعتبار کروں جیسا اس کے بھائی کے بارے میں پہلے کیا تھا؟ کیا تم وہ واقعہ
بھول گئے؟ کیا تم بنیامین کی بھی یوں ہی حفاظت کرو گے جیسے یوسفؑ کی کی تھی؟
اللہ ہی بہترین حفاظت کرنے والا ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے سب سے
زیادہ رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

انھوں نے اپنے سامان میں دیکھا تو مال واپس پایا، کہنے لگے ابا جان!
عزیز بڑا کریم آدمی ہے، اس نے ہمارا مال واپس کر دیا اور ہم سے کوئی قیمت
نہ لی۔ ہمارے ساتھ بنیامین کو بھیج دیں ہم اس کی حفاظت بھی کریں گے۔

یعقوبؑ نے فرمایا، میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا
جب تک تم پختہ وعدہ نہ کرو کہ تم ضرور اسے واپس لاؤ گے الا یہ کہ تم
گھیر لیے جاؤ۔ انھوں نے اللہ کو گواہ بنایا، اور یعقوبؑ نے کہا اللہ ہمارے
قول کا وکیل ہے۔ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا، شہر ایک دروازہ
سے داخل نہ ہونا، اور مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔

۲۰۔ بنیامین یوسفؑ کے پاس

والد کے حکم کے مطابق مختلف دروازوں سے داخل ہونے اور مصر
کے وہاں پہنچے، اور جب یوسفؑ نے بنیامین کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور
اسے اپنے گھر ٹھہرایا اور یوسفؑ نے بنیامین سے کہا بے شک میں
تمہارا بھائی ہوں، بنیامین کو بڑی خوشی ہوئی اور یوسفؑ ایک مدت والد کے
بغیر بنیامین کو رکھ سکتے تھے، یہیں جہاں تم ہو وہاں رہنے دیں اپنے گھر میں
کی اور یوسفؑ نے چاہا کہ بنیامین ان کے پاس رہے، لیکن ان کے بھائی
واپس جانے لگے، اور بھائیوں نے جب سامان اٹھایا تو یوسفؑ کے حکم سے
کسی نے بنیامین کے سامان میں پانی پینے کا پیالہ رکھ دیا
ساتھ ہی یوسفؑ کے لوگوں نے بنیامین کو پکڑ لیا اور کہا
اے قافلے والو! تم چور ہو، انھوں نے کہا تم کیا چیز گم پاتے ہو
کہ ہم یہاں فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں، لیکن یوسفؑ کے
لوگوں نے کہا بادشاہ کا پیالہ گم ہے جو اسے لائے گا اسے ایک اونٹ
کا بوجھ انعام ملے گا اور میں اس کا ضامن ہوں۔ انھوں نے
کہا ہم چور نہیں، انھوں نے کہا اگر تم جھوٹے ہوئے تو اس کی
کیا سزا ہے؟ انھوں نے کہا جس کے سامان میں ملے وہی اس کی سزا ہے۔

انھوں نے کہا، اچھا تمہیں معلوم ہے کہ ہم چور نہیں، کے سامان میں سے
اور ہم چوری نہیں کرتے، انھوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو تمہاری کیا سزا ہے؟
انھوں نے کہا جس کے سامان سے پیالہ نکلے وہی اس کی سزا ہے
ہم ایسے ظالموں کو یہی سزا دیتے ہیں۔ پھر بنیامین کے سامان سے تلاشی لی

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی! یا بھائی اس شہر میں رہ جائے گا، لیکن انھوں نے عزیزِ مصر سے منت کی کہ یہ
اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کے بھائی یوسف نے بھی
چوری کی تھی۔ یوسف نے یہ بات سن کر دل میں رکھ لی۔ ان سے کہا کہ
وہ بہت ہی کریم اور مہربان ہے۔ ان کے بھائی یوسف کے پاس جا کر
کہنے لگے: اے عزیز! ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں، آپ ہم میں سے کسی کو اس کی
جگہ رکھ لیں، ہم آپ کو محسنوں میں سے دیکھتے ہیں۔
یوسف نے کہا: اللہ کی پناہ! ہم تو صرف اسی کو رکھیں گے جس کے
پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے، ورنہ ہم اس وقت ظالم ہوں گے۔
اس طرح بنیامین یوسف کے پاس ٹھہر گئے اور دوسرے بھائی بہت غمگین
ہو کر یوسف کے پاس سے چلے گئے۔ انھوں نے اپنے بھائی کو یوسف کے پاس
چھوڑ دیا اور اللہ ان کے پاس نہیں تھے، انھیں کچھ معلوم نہ تھا کہ
یوسف نے اپنے بھائی سے کیا کہا اور یہ سب کیسے ہوا کہ ان کا بھائی
بھائی کے پاس ٹھہر گیا۔

۳۱۔ یعقوبؑ کی طرف

بھائی پریشان ہو کر سوچنے لگے کہ اب کس طرح واپس جائیں گے، اپنے والد کے
پاس اور بنیامین کے بارے میں کیا کہیں گے۔ انھوں نے تکلیف دی
ہے۔ انھیں یوسف کے بارے میں یاد آیا، انھیں تکلیف دی تھی
کہ ہم سے عہد لیا تھا کہ اس کو ضرور واپس لائیں گے۔ اور
ان سے کہا: اپنے والد کے پاس لوٹ جاؤ، اور کہو: اے ابا جان! آپ
کے لڑکے نے چوری کی ہے اور ہم غیب کی حفاظت کرنے والے نہ تھے۔

اور اس کو تمہیں کیا پتہ تھا؟
اور حضرت یعقوبؑ نے یہ فرمایا: نوجوانو! بے شک اس میں اللہ
کی حکمت ہے اور بے شک اللہ تمہیں کسی امتحان میں ڈالنے والے ہیں کہ یوسف کی بات
انھیں تکلیف پہنچی اور اب انھیں کے متعلق تکلیف پہنچی ہے۔ اللہ تو نے
میں صبر کروں گا۔ اللہ تو نے دونوں کی بات انھیں تکلیف پہنچی
ہے اور بے شک اس میں اللہ کو علم ہے؛ بے شک اس میں اللہ کی حکمت
ہے۔ یقیناً جلد ہی وہ سب کو لوٹا دے گا۔ پھر انھیں لوٹ کر
ان سے منہ پھیر لیا اور کہا: ہائے افسوس یوسف پر! اور ان کی آنکھیں
غم سے سفید ہو گئیں، وہ غم سے بھرے ہوئے تھے۔ بیٹوں نے کہا: آپ ہمیشہ
یوسف کو یاد کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ بیمار ہو جائیں گے یا ہلاک ہو جائیں گے۔
یعقوبؑ نے کہا: میں اپنی پریشانی اور غم کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں اور
اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۳۲۔ راز ظاہر ہوتا ہے

لیکن یعقوبؑ پر امید تھے اور دل میں یقین تھا کہ یوسف
زندہ ہے۔ انھوں نے بیٹوں سے کہا: اے میرے بیٹو! جاؤ، یوسف
اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ
کی رحمت سے صرف کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں۔ بیٹے اپنے والد کی
بات مان کر پھر مصر کی طرف روانہ ہوئے اور عزیز کے پاس پہنچے۔
انھوں نے کہا: اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے
اور ہم تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں، آپ ہمیں پورا غلہ دیجیے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

کہ یوسف اور بنیامین کی تلاش اچھی طرح سے کریں اور ڈھونڈ کر لے آئیں،
انہیں ساتھ ہی اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں۔

سب بھائی تیسری بار مصر پہنچ گئے، اور یوسف کے گھر داخل ہوئے
اور اپنی غربت اور مصیبت کی اس سے شکایت کی اور اس سے عزیز سوال
کیا، اس مقام پر یوسف میں تو اب مصیبت دیکھنے اور بھائیوں سے پوشیدہ رکھنے کی اپنے
آپ پر تاب نہ رہی، انہوں نے ایسی حالت دیکھی اور بھائیوں کے پیٹ کی غربت
اور مصیبت کی شکایت سنی تو اپنے بھائیوں میں سے ایک ایک شاہی کے پاس کہہ دیں
جو کچھ تم نے ان کو غم میں ڈال رکھا ہے اور میں اب تم سے سوال پوچھتا ہوں،
اور کیا تم جانتے ہو کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا
کیا جب تم جاہل تھے؟ اور بھائی حیران ہو کر اس کو دیکھنے
لگے کہ کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں میں یوسف ہوں
اور یہ میرا بھائی ہے، اللہ نے ہم پر احسان کیا، جو شخص ڈرتا ہے
اور صبر کرتا ہے تو اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔
یوسف نے جب اپنا ذکر کیا تو بھائیوں نے ان کو پہچانا، اور اپنے کئے پر
شرمندہ ہوئے، اور کہنے لگے اللہ کی قسم اللہ نے تمہیں ہم پر فضیلت دی
ہے اور ہم خطاکار تھے۔ یوسف نے کہا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں،
اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے
والا ہے۔ یوسف نے ان کو کچھ نہیں کہا، انہوں نے کیا انہیں
اللہ نے تمہیں ہم پر ترجیح دی ہے اور ہم ہی خطاکار تھے، اور یوسف نے
انہیں ان کے کئے پر کوئی ملامت نہیں کی، اللہ بخشے گا تمہیں اور وہ

سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۲۳۔ یوسف یعقوب کی طرف بھیجتے ہیں

اور یوسف یعقوب کی ملاقات کے مشتاق ہوئے اور انہیں دیکھنے
کو جی چاہتا تھا اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ وہ ان کی جدائی میں روتے روتے نابینا
ہو گئے ہیں، انہیں کہا کہ میرے والد کو یہاں لے آؤ، اور ان کے دل کو
تسلی دینے کے لئے کرتا بھیجا، اور انہوں نے کہا کہ ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور
اللہ نے یعقوب کی مصیبت دور کرنے کا ارادہ کیا اور یعقوب کی بینائی لوٹانی
اور غم کی وجہ سے، یوسف نے کہا: یہ میری قمیص لے جاؤ اور اسے میرے والد
کے منہ پر ڈال دو، وہ بینا ہو جائیں گے اور تم سب اپنے اہل و عیال
سمیت میرے پاس آ جاؤ۔

۲۴۔ یعقوب یوسف کے پاس

اور جب قافلہ یوسف کی قمیص لے کر کنعان کی طرف روانہ ہو گیا تو
یعقوب نے یوسف کی خوشبو محسوس کی اور کہا، بیٹوں میں یوسف کی خوشبو
پاتا ہوں، انہوں نے کہا: "اللہ کی قسم آپ پرانی غلطی میں پڑے ہوئے ہیں"
لیکن یعقوب سچے تھے، پس جب خوشخبری دینے والا آیا اور اس قمیص کو
ان کے منہ پر ڈالا تو وہ بینا ہو گئے، یعقوب نے کہا کیا میں نے تم سے
کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، بیٹوں
نے کہا ابا جان ہمارے گناہوں کی بخشش مانگیے، بے شک ہم خطاکار تھے،
کہا عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے حق میں دعا مانگوں گا، بیشک وہ بخشنے

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی بخشنے والا مہربان ہے" (سورۃ یوسف: ۹۸) پھر جب یعقوب مصر پہنچے تو یوسف نے
ان کا استقبال کیا اور ان دونوں کی عزت کے واسطے ہیں تو سب بھی
مصر میں قیام کیا ۔ اور جب یوسف کے پاس پہنچے ۔ (یوسف: ۹۹)
کو تخت پر اور سب یوسف کو سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے اور یوسف نے
کہا یہ میرے سابقہ خواب کی تعبیر ہے جسے میرے رب نے سچا کر دکھایا؟"
ہی نے پہلا [illegible] کو سجدہ کرتے ہیں؟ اور
یوسف نے اللہ کی حمد اور شکر کی اور یوسف نے اس پر بہت شکر کیا،
حضرت یعقوب اور ان کا خاندان مصر میں ایک طویل عرصہ تک رہا، حضرت یعقوب اور ان کی
زندگی کا انتقال مصر میں ہوا۔

۲۵۔ اچھا انجام

اور اسی طرح یوسف نیک، دانش مند اور اللہ سے تعلق رکھنے والے تھے اور
دانش مند اور ہر وقت اللہ کو یاد کرتے، اس کی عبادت کرتے اور اس
سے ڈرتے تھے اور یوسف اللہ کے حکم کے مطابق حکومت کرتے اور اللہ
کے حکم پر عمل کرتے تھے اور یوسف بادشاہی کو ٹھیک نہیں سمجھتے تھے اور وہ
کسی کی زیادتی برداشت نہ کرتے تھے اور یوسف ایک بادشاہ کی موت پسند نہیں
کرتے تھے کہ اس کا حشر بادشاہوں کے ساتھ ہو بلکہ وہ ایک بندے اور
غلام کی حیثیت سے مرنے کو پسند کرتے تھے کہ ان کا حشر نیک لوگوں کے
ساتھ ہو اور یوسف کی دعا تھی: "اے میرے رب! تو نے مجھے بادشاہی
دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم سکھایا، اے زمین و آسمان کو پیدا کرنے
والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے، مجھے مسلمانی کی حالت

میں موت دے اور مجھے نیکوں سے ملا دے" (سورۃ یوسف)
اور اللہ نے انہیں مسلمانی کی حالت میں وفات دی اور انہیں ان
کے آباء و اجداد ابراہیم اور یعقوب کے ساتھ ملا دیا۔ ان پر اور ہمارے نبی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا درود و سلام ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصص الانبیاء علیہم السلام

(حصہ دوم)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مترجم ڈاکٹر فیوض الرحمن قادری

مکتبہ مدنیہ

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

کرنے والی قوموں سے دور رہیں، اور اسلام کے فکر کی وجہ سے عزت ملیں
اس کی کوشش اور کوشش سے مسلمان کو فائدہ پہنچ جائے، اور بہت ہی
عزت والی ذات ہے۔ جس سے سوال کیا جاتا ہے وہ بہت ہی بہتر
ذات ہے جس سے مدد مانگی جائے۔

بقلم الاستاذ الشیخ [illegible]
استاذ [illegible] شریف
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد!

بچوں کے لئے نبیوں کے قصّوں کو پڑھنا ہمارے لئے [illegible]
اور یہ سلف صالحین [illegible] اسلام پر مشتمل ہے [illegible]
خلاف کی توقع سے زیادہ حیثیت رکھتی ہے، اصحاب تعلیم و تربیت کے سر
پرستوں نے کوشش کی ہے کہ [illegible] اسلامی [illegible] کئے
گئے اور مدارس کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سوالوں کے جواب ہیں۔ [illegible]

استاذ و [illegible]
[illegible]
[illegible] سوال ہے کہ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک[illegible]

www.KitaboSunnat.com

کتاب سے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم (نبیوں) کو اللہ نے اور
نبیوں کی شخصیتیں اور سیرتیں اور ان کی پیروی ان کے لئے محبوب بنا دے
اور اللہ ہی سب کو توفیق دینے والا ہے

(علی حسنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوحؑ کی کشتی

۱۔ آدمؑ کے بعد

اللہ نے آدم کی اولاد کو برکت دی، ان کی نسل میں بہت سے مرد اور عورتیں ہوئیں، آدم کی اولاد خوب پھلی اور پھولی، اور اگر آدم واپس آکر دیکھتے تو اپنی اولاد کو پہچان نہ سکتے اور گنتی سے گھبرا جاتے۔ آدم؟ آپ کی اولاد، یہ تو دوسرے قبیلے ہیں؟ اور کہتے سبحان اللہ! یہ سب میری اولاد ہے؟ یہ سب میری نسل ہے؟ آدم کی اولاد سے بہت سی بستیاں بھر گئیں، اور انہوں نے بہت سے مکان بنائے اور کھیتی باڑی کرتے اور زندگی گزارتے تھے، اور اس کے ساتھ بالکل شرک نہیں کرتے تھے اور لوگ سیدھے آدم کے دین پر تھے صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے اور لوگ ایک امت تھے دین کے وہ ایک قوم تھے

۲۔ شیطان کا حسد

لیکن ابلیس اور اس کی اولاد بھلا اس سے کیسے راضی ہو سکتا

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۳۔ شیطان کی سوچ

[illegible]

۴۔ شیطان کی چال

[illegible]

[illegible]

۵۔ نیکوں کی صورتیں

[illegible]

۶۔ صورتوں سے مورتوں تک

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

نم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اس سے قبل وہ نیک لوگوں کی صورتیں تھیں۔ ان صورتوں میں ان کی ہیبت تھی وہ ان کی تعلیم بھی ختم ہو گئی۔ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی صورت بنا لیتے اور اسی صورت کو اس کا نام دے لیتے۔

۷۔ مورتوں سے بتوں تک

یہ لوگ چلے گئے۔ اولاد نے اپنے آباء و اجداد کو دیکھا کہ ان سے برکت حاصل کرتے تھے اور انھوں نے اپنے آباء کو دیکھا کہ ان کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ کہ وہ ان کے سامنے سر جھکاتے اور ان کو سجدہ کرتے تھے۔ دوسروں نے آباء و اجداد کے عمل پر اضافہ کیا اور انہیں معبود سمجھنے لگے۔ وہ ان سے مانگنے لگے۔ ان کے لئے ذبح کرنے لگے۔ اس طرح یہ بت معبود بن گئے اور لوگ ان کی ایسی عبادت کرنے لگے جیسے وہ اس سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ صالحین کے بتوں کی کثرت ہو گئی۔ یہ ود تھا، یہ سواع، یہ یغوث، یعوق، اور نسر، وغیرہ وغیرہ۔

۸۔ اللہ کا غضب

اور اللہ کو لوگوں پر بہت غضب آیا۔ [illegible] لوگوں پر کبھی غصہ [illegible] اور ان پر کبھی رحمت [illegible] کیا تھا؟ کیا اس نے [illegible] اللہ کے ساتھ شرک کرتے تھے۔ وہ اللہ کی روزی کھاتے تھے اور اللہ کے ساتھ شرک کرتے تھے۔ یہ بہت بڑا ظلم ہے، بہت ہی بڑا ظلم ہے۔ [illegible] سے زیادہ بڑا ظلم [illegible] کی [illegible] کرے گا۔

لیکن لوگوں کو پھر بھی عقل نہ آئی اور لوگوں نے توبہ نہ کی۔

۹۔ رسول

اللہ نے ان میں سے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا کہ وہ ان کو بتوں سے منع کرے اور انہیں نصیحت کرے۔ اللہ ایک ایک سے کلام نہیں کرتا۔ اللہ ہر کسی کو مخاطب نہیں کرتا۔ اس لئے کہ ہر انسان [illegible] ایک ایک فرد سے بات نہیں کرتے [illegible] ہر ایک آدمی کے پاس [illegible] انسان اور انسانوں [illegible] اللہ کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا [illegible] کوئی طاقت نہیں رکھتا سوائے اس شخص کے جسے اللہ چاہے۔ [illegible] اللہ نے لوگوں میں ایک رسول بھیجا کہ وہ ان کو بتوں سے منع کرے اور انہیں نصیحت کرے۔

۱۰۔ انسان یا فرشتہ

اور اللہ نے چاہا کہ رسول انسان ہی ہو۔ لوگ اسے پہچانتے ہیں اور اس کی بات سمجھتے ہیں۔ اگر رسول فرشتہ ہوتا تو لوگ کہتے [illegible] فرشتہ ہے ہم انسان ہیں [illegible] ہم کھاتے پیتے ہیں [illegible] ہم کیسے اللہ کی عبادت کریں [illegible] رسول انسان ہو [illegible] ہمارے ہی جیسا [illegible] اللہ کی عبادت کرتا ہے تم کیوں اللہ کی عبادت نہیں [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۱۱۔ نوح رسول

[illegible]

۱۲۔ قوم نے انہیں کیا جواب دیا!

[illegible]

[illegible]

۱۳۔ نوح اور انکی قوم کے درمیان

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۱۴۔ چند مومن (کافروں کی نظر میں گھٹیا)

[illegible]

۱۵۔ امیروں کی دلیل

[illegible]

۱۶۔ نوحؑ کی دعوت

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

…م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک…

www.KitaboSunnat.com

دیتے، اور وہ آدمی کیسے بچے ہو سکتے ہیں [illegible]
دیا ہے؟

۱۷۔ نوح کی دعا

نوح نے آخری کوشش کی اور اپنی قوم کو عرصہ دراز تک دعوت دیتے رہے۔ نوح اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال رہے۔ وہ انہیں اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ لیکن نوح کی قوم ان سے مذاق کرتی رہی۔ [illegible] نوح کب تک انتظار کرتے [illegible] کب تک پتھروں کی عبادت ہوتے دیکھتے؟ کب تک لوگوں کو دیکھتے کہ وہ اللہ کا رزق کھاتے ہیں اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہیں؟ [illegible] اس کی مثال نہیں [illegible] اللہ اکبر! اللہ اکبر! اور اللہ نے نوح کی طرف وحی بھیجی [illegible] قوم سے [illegible] جب نوح نے انہیں [illegible] کی قوم [illegible] اور کہا [illegible]
[illegible] ہو گئے
اے اللہ! کافروں میں سے کسی کو اس دھرتی پر باقی نہ رکھ۔

۱۸۔ کشتی

اللہ نے نوح کی دعا قبول کی اور ان کی قوم کو غرق کرنا چاہا لیکن [illegible] نوح [illegible]

کہ ایک بڑی کشتی بنانے کا حکم دیا اور نوح نے ایک بڑی کشتی بنانی شروع کر دی۔ ان کی قوم نے جب ان کو اس میں مشغول دیکھا تو انہیں ایک مشغلہ مل گیا، اور ان سے مذاق کرنے لگے [illegible] کیا ہم تمہیں دیکھتے [illegible] کشتی [illegible] کیا یہ پہاڑ پر [illegible] صبر کرتے تھے [illegible] ساتھ مذاق کرتے ہو تو ہم تم سے ایسے ہی مذاق کرتے ہیں۔

۱۹۔ طوفان

اور اللہ کا عذاب آگیا [illegible] آسمان [illegible] پانی [illegible] نوح کی طرف وحی [illegible] اپنی قوم [illegible] نوح [illegible] اللہ کے عذاب سے [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۔ نوح کا بیٹا

نوح کا ایک بیٹا کافروں کے ساتھ تھا اور جب ... اپنے بیٹے کو [illegible]

میں سے نہ بن۔ اس نے کہا میں عنقریب پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو

مجھے پانی سے بچا لے گا۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا: آج اللہ کے عذاب

[illegible]

۳۱۔ تمہارے اہل سے نہیں

اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہا میرا بیٹا میرے اہل میں سے [illegible]

[illegible]

۳۲۔ طوفان کے بعد

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آندھی

۱۔ نوح کے بعد

اللہ نے نوح کی اولاد میں برکت دی، وہ زمین میں پھیلتی گئی، ان میں سے ایک امت تھی جسے "عاد" کہا جاتا تھا۔ وہ بہت طاقتور لوگ تھے ان کے جسم اونٹ کی طرح سخت تھے وہ ہوا کے ساتھ چلتے تھے اور ان پر کوئی غلبہ نہ پاتا، وہ کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور ان سے ہر کوئی ڈرتا۔ اور اللہ نے "عاد" کو ہر چیز میں برکت دی، عاد کی بکریوں سے وادی بھر جاتی تھی اور عاد کے گھوڑوں سے میدان بھر جاتے تھے۔ اور عاد کی اولاد سے گھر بھر گئے اور جب عاد کے اونٹ اور بھیڑ بکریاں چراگاہ کی طرف نکلتے تو ان کا منظر بڑا دلکش اور خوبصورت ہوتا، اور جب شام کے وقت گھر کے لیے نکلتے تو ان کا منظر بھی بڑا خوبصورت ہوتا۔ اسی طرح عاد کی زمین بھی بہت سرسبز اور خوبصورت تھی اس میں بہت سے باغ اور چشمے تھے۔

۲۔ قوم عاد کی ناشکری

لیکن عاد نے ان بے شمار نعمتوں پر اللہ کا شکر نہ کیا۔ قوم عاد وہ واقعہ بھول گئی جسے وہ اپنے آباء سے سنا تھا اور زمین میں اس کے نشان دیکھتے تھے اور بھول گئے کہ قوم نوح پر اللہ نے کیسا طوفان بھیجا

تھا۔ وہ لوگ بھی اسی طرح بتوں کی عبادت کرنے لگے جیسے قوم نوح بتوں کی عبادت کرتی تھی۔ وہ اپنے ہاتھ سے پتھر کے بت گھڑ لیتے پھر انہیں سجدہ کرتے، ان کی عبادت کرتے، ان سے اپنی حاجتیں مانگتے، انہیں پکارتے اور ان کے لیے ذبح کرتے اور قوم نوح کی امت کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ انہی قصوں، انہی بتوں کی عبادت سے وہ رزق اور ان کی عظمتیں چاہتے تھے، وہ دنیا کے عشق اور دین سے بے حد دور تھے۔

۳۔ قوم عاد کی سرکشی

عاد کی قوت ان کے لئے اور لوگوں کے لئے آزمائش بن گئی، اس لیے کہ انہیں اپنی قوت پر بڑا گھمنڈ تھا، کہتے تھے کہ ہم سے زیادہ کون ہے، اور وہ طاقت میں سرکشی سے کام لیتے اور لوگوں پر ظلم کرتے، اور وہ اپنے اوپر کسی کو نہ دیکھتے تھے اور انہیں حساب و کتاب اور عذاب کا خوف نہ رہا، فساد اور ظلم کے منصوبوں کی خواہش رکھتے، کہتے ہم سے قوت میں زیادہ کون ہے، اور عاد کو ظالم کہا جاتا ہے۔ اور جب غضبناک ہوتے تو جبر سے ہونے والے ہاتھی کی طرح ہوتے جو جسے چاہے قتل کر دیتا ہے اور جب وہ غصے میں آتے تو کھیتوں اور نسلوں کو تباہ کر دیتے اور جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس میں تباہی پھیلا دیتے اور وہاں کے معزز لوگوں کی عزت کو ذلت میں بدل دیتے اور ان کے غرور اور ان کے ظلم سے جا ملتے تھے، ان کی قوت ان کے لئے وبال بن گئی اور اسی طرح ہر وہ شخص جو اللہ سے نہیں ڈرتا اور قوت پر اتراتا ہے تو اس کی قوت وبال بن جاتی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

۴۔ قوم عاد کے محلات

اور عاد کو کھانے پینے اور کھیتی باڑی کے علاوہ اور کوئی کام نہ تھا۔ اور زمین میں سے ہر ایک دوسرے پر چند محلات اور وسیع گھروں کی تعمیر پر فخر کرتا تھا۔ اور ان کے ہاں بالکل خالی وقت ہوتے تھے اور جو بھی نئی اونچی جگہ دیکھتے وہاں پر ایک اونچا محل بنا لیتے تھے۔ اس طرح گھر بناتے جیسے انہیں وہاں ہمیشہ رہنا ہے اور کبھی مرنا نہیں ہے۔ اور بغیر ضرورت کے محلات بناتے تھے [illegible] اور [illegible] بیٹھے کر نہیں [illegible] ان میں سے [illegible] کر کے [illegible] اور بیوں کے گھروں میں، ہے [illegible] جیسے انہیں اور ان کے محلات [illegible] کہ [illegible] ہمیشہ رہیں گے۔

۵۔ ہود رسول

اللہ تعالیٰ نے عاد کی طرف ایک رسول بھیجنا چاہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں کے کفر کو پسند نہیں کرتا [illegible] کہ [illegible] نہیں کرتا اور عادی [illegible] کھانے پینے، کھیتی باڑی اور گھروں کی تعمیر کے علاوہ کہیں [illegible] نہیں کرتے تھے ان کی عقلیں تباہ ہو گئیں، جس سے کہ وہ انہیں [illegible] استعمال نہیں کرتے تھے اور انہیں [illegible]، پس اللہ نے ان کی طرف ایک رسول بھیجنے کا ارادہ کیا جو انہیں ہدایت دے اور اللہ نے چاہا کہ رسول انہی میں سے ہو، وہ ان سے پوچھتے تھے اور ان کی بات سمجھتے ہیں: "ہود" ہی وہ رسول تھے، ہود عاد کے ایک شریف گھرانے میں پیدا ہوئے اور

انہوں نے حق اور نیکی میں پرورش پائی۔

۶۔ ہود کی دعوت

ہود قوم میں دعوت دینے کھڑے ہوئے اور کہا: اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے؟ اور ہود نے کہا: اے میری قوم! تم کیسے پتھروں کی عبادت کرتے ہو، اور اس ذات کی عبادت نہیں کرتے جس نے تمہیں پیدا کیا! اے میری قوم! یہ پتھر نہیں، تم نے خود تراشا ہے، تم ان کی کیسے عبادت کرتے ہو، بے شک اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں رزق دیا، اور تمہیں مال و اولاد دی اور تمہاری نسل میں برکت دی، اور قوم نوح کے بعد تمہیں خلیفہ بنایا اور تمہیں جسمانی قوت عطا کی [illegible] کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرو گے، بے شک یہ پتھر [illegible] دیتے ہو وہ تمہارے گھر سے نہیں [illegible] کی طرح [illegible] تم نے کسی ایسے کو دیکھا ہے جس نے [illegible] کسی دوسرے کی طرف [illegible] ہو، کیا تم نے کسی کو دیکھا ہے کہ وہ [illegible] دیکھا ہے جو [illegible] محلات سے زیادہ [illegible] ہے اور اس سے زیادہ عزت والا ہے۔

۷۔ قوم کا جواب

قوم کھانے پینے اور کھیتی باڑی میں مگن ہو چکی تھی، اور دنیا کی زندگی سے راضی اور مطمئن تھی۔ ہود کی بات سے تنگ دل ہوئی اور ان [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۸۔ ہود کی دانائی

[illegible]

اے میری قوم! [illegible]

اے میری قوم! [illegible]

[illegible]

۹۔ ہود کا ایمان

[illegible]

۱۰۔ عاد کی ضد

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۱۱۔ عذاب

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

عاد کے بعد

۱۔ ثمود کی اونٹنی

قوم ثمود، قوم عاد کی وارث ہوئی، جیسے قوم عاد قوم نوح کی وارث ہوئی تھی۔ ثمود بھی عاد کے نقش قدم پر چلی جس طرح قوم عاد، قوم نوح کے نقش قدم پر چلی تھی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۔ ثمود کی ناشکری

[illegible]

۳۔ بتوں کی عبادت

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۳۔ صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۔ صالح کی دعوت

[illegible]

[illegible]

۶۔ امیروں کا پروپیگنڈا

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۷۔ ہمارا گمان غلط ہوا

[illegible]

۸۔ صالح کی نصیحت

[illegible]

[illegible]

۹۔ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا

[illegible]

loobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکت

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۱۰۔ اللہ کی اونٹنی

[illegible]

۱۱۔ باری

[illegible]

۱۲۔ ثمود کی سرکشی

[illegible]

۱۳۔ عذاب

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

قصص الانبیاء علیہم السلام

(حصہ سوم)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مترجم ڈاکٹر فیض الرحمن قادری

مکتبہ مدنیہ

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ کنعان سے مصر کی طرف

یعقوب علیہ السلام [illegible] مصر منتقل ہو گئی۔ [illegible]

[illegible]

یعقوب اور ان کے بیٹوں کے لیے مصر [illegible] ہو گیا۔

۲۔ یوسف کے بعد

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۲۔ بنو اسرائیل مصر میں

[illegible]

۳۔ مصر کا فرعون

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

بچوں کا قتل

موسیٰ کی ولادت

نیل میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۔ فرعون کے گھر میں

[illegible]

[illegible]

۹۔ بچے کو دودھ کون پلائے؟

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

اپنی ماں کی گود میں

[illegible]

[illegible]

فرعون کے محل کو

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

کاری ضرب

[illegible]

راز فاش ہوتا ہے

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکت

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۷۔ مصر سے مدین کو

[illegible]

[illegible]

۸۔ مدین میں

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکہ

www.KitaboSunnat.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

بلاوا

شادی

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکت

www.KitaboSunnat.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

مصر کو

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکت

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ فرعون کی طرف جاؤ بیشک وہ سرکش ہو گیا

۲۰۔ فرعون کے سامنے

toobaa-elibrary.blogspot.com

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

۲۱- اللہ کی طرف دعوت

۲۲- موسیٰ کے معجزے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکت

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میدان کو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حق و باطل میں

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۲۳۔ فرعون کی ذہانت

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

فرعون کی حماقت

فرعون کے خاندان کا ایک مومن

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

[illegible]

۔ آدمی کی نصیحت

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرعون کی بیوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

(التحریم: ۱۰)

۶۔ بنی اسرائیل کی آزمائش

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۵۔ قحط سالیاں

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

پانچ نشانیاں

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

فرعون کی غرقابی

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

... م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک...

www.KitaboSunnat.com

جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ (یونس: ۹۰)

لیکن ایسے شخصوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو گناہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آ جاتی ہے تو کہتا ہے اب میں توبہ کرتا ہوں [illegible]

(النساء: ۱۸)

اس سے کہا گیا: اب ایمان لاتا ہے اور پہلے سے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا۔ (یونس: ۹۱)

[illegible]

مصر کا بادشاہ مر گیا [illegible]

[illegible] (یونس: ۹۲)

[illegible]

[illegible] پھر نہ ان پر آسمان رویا اور نہ زمین [illegible]

(الدخان: ۲۵-۲۹)

۹. جنگل میں

بنی اسرائیل [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

بنی اسرائیل کی ناشکری

[illegible]

بنی اسرائیل کی ضد

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

گائے

loobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکت

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۲۔ شریعت

[illegible]

اور ظلم کا نام ہے۔

• صرف یہ اصل [illegible] اصل بنیادوں [illegible]

اثبات [illegible]

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

تورات

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچھڑا

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

عذاب

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

...م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک...

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

... بنی اسرائیل کی بزدلی

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

علم کے راستے میں

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۱۹۔ تاویل تفسیر

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

[illegible]

بنی اسرائیل موسیٰ کے بعد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

(حصہ چہارم)

قصص الانبیاء علیہم السلام

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مترجم ڈاکٹر فیوض الرحمٰن قادری

مکتبہ مدنیہ

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکا

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریف اللہ کے لئے اور سلام اس کے بندوں پر جنہیں اس نے چنا ہے۔ اس کے بعد [illegible] کے لکھنے والے کو شکر ادا کرنا ہے کہ اس نے [illegible] بچوں کے لئے [illegible] قصوں کی طرف متوجہ کیا۔ اس سلسلہ کا [illegible] ۱۳۶۲ھ میں ہوا تھا۔ [illegible] تیسرا حصہ [illegible] مشتمل ہے [illegible] عربی [illegible] بچوں [illegible] کے تعلیمی حلقوں [illegible] کی جو اس کے [illegible] شائع ہوئے۔

تعلیم و تربیت سے [illegible] کے [illegible] بچوں کے [illegible] کی تکمیل کے لئے [illegible] اس سلسلہ [illegible] کے قصے پیش کرنے [illegible] اس سلسلہ کی [illegible] مطلوب ہے۔

[illegible] مؤلف کے [illegible] کام سب سے [illegible] اوقات [illegible] کے لئے [illegible]

[illegible] کے اسلوب اور اس زبان پر [illegible] اللہ نے اس کے لئے [illegible] اس نے [illegible] میں [illegible] کے ہاتھ میں ہے، پھر اللہ نے [illegible] پیش کرنے کی توفیق [illegible] سیرت نبی [illegible] مشتمل ہے [illegible] کو اس [illegible] ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر [illegible] سب سے بہتر ہیں۔

ابوالحسن علی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
[illegible] شوال ۱۳۹۰ھ

نوٹ

[illegible] حضرات اس کتاب کو پڑھتے ہوئے [illegible] خیال رکھیں [illegible] کے [illegible] ہوگی جیسے قصے کے [illegible] آپ [illegible] دیکھ رہے ہیں [illegible] کے پیچھے ہوگی جیسے آپ [illegible] دیکھ رہے ہیں [illegible] ہوگی جیسے [illegible] کے [illegible] دیکھتے ہیں [illegible] دیکھئے۔

[illegible]

[illegible] ہے جو اللہ نے قرآن میں بیان کیا ہے

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن [illegible]

www.KitaboSunnat.com

سیدنا شعیب علیہ السلام کا قصہ

گزشتہ قصوں پر ایک نظر

[illegible]

۲۔ حق و باطل کے درمیان کشمکش کا قصہ

[illegible]

[illegible]

(سورہ یوسف: ۱۱۱)

۳۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۴۔ شعیب علیہ السلام کی دعوت

[illegible]

[illegible]

۵۔ نہایت مہربان والد اور حکمت والے معلم

[illegible]

۶۔ ان کی قوم کا جواب

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۷۔ شعیبؑ اپنی دعوت کی تشریح کرتے ہیں

[illegible]

[illegible]

۸۔ ہمیں تمہاری اکثر باتوں کی سمجھ نہیں آتی

شعیب نے جو جو باتیں قوم [illegible]

[illegible]

۹۔ شعیب کا قوم سے تعجب

اور قوم کے لوگوں نے [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمزوری اور وہ چیزوں کو اتنا مطعون کرتے ہیں اور وہ اللہ ہی غالب، قدرت والا اور زبردست ہے۔

انہوں نے کہا کہ اے شعیب! بہت سی باتیں تمہاری کہی ہوئی ہماری سمجھ میں نہیں آتیں، اور ہم تو تم کو اپنے درمیان کمزور دیکھ رہے ہیں اور اگر تمہارے خاندان کا پاس ہم کو نہ ہوتا تو ہم تم کو سنگسار کر چکے ہوتے اور ہماری نظروں میں تمہاری کچھ عزت نہیں ہے۔ شعیب نے جواب میں فرمایا: اے میری قوم! کیا میرا خاندان تمہارے نزدیک اللہ سے بھی زیادہ عزت والا ہے اور اس کو تم نے پس پشت ڈال دیا۔ یقیناً میرا رب جو کچھ تم کر رہے ہو سب کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔
(ہود ۹۱-۹۲)

۱۰۔ آخری تیر

اور جب ان کی دلیل ختم ہوگئی تو انہوں نے آخری تیر چھوڑا یعنی امت کے متکبروں نے اپنے نبی اور ان کے پیروؤں کے لئے دھمکی دی۔

ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ۔ (الاعراف ۸۸)

۱۱۔ دلیل قاطع

پس ان کا جواب ایک شخص کا جواب تھا جسے اپنے دین پر فخر ہے اور وہ اپنے ضمیر اور عقیدہ سے ہی مجبور ہو۔

۹۔ شعیب نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجائیں گے؟ گو ہم اس کو مکروہ ہی سمجھتے ہوں۔ ہم اللہ پر بڑی جھوٹی تہمت لگانے والے ہو جائیں گے اگر ہم تمہارے مذہب میں آجائیں اس کے بعد کہ اللہ نے ہم کو اس سے نجات دی، اور ہم سے ممکن نہیں کہ تمہارے مذہب میں پھر آجائیں، لیکن ہاں یہ کہ اللہ ہی نے جو ہمارا مالک ہے مقدر کیا ہو۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان میں فیصلہ کر دے حق کے موافق اور آپ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔ (الاعراف ۸۸-۸۹)

۱۲۔ بلکہ انہوں نے رسولوں کی طرح کہا

پس اس بات نے انھیں کوئی نفع نہ دیا، بلکہ انہوں نے پچھلے لوگوں کی طرح بات کی، وہ لوگ کہنے لگے کہ بس تم پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے اور تم تو محض ہماری طرح ایک معمولی آدمی ہو اور ہم تو تم کو جھوٹے لوگوں میں سے خیال کرتے ہیں۔ سو اگر تم سچوں میں سے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو۔ (الشعراء ۱۸۵-۱۸۷)

۱۳۔ اس امت کا انجام جس نے اپنے نبی کو جھٹلایا

پس امت جس نے اپنے نبی کو جھٹلایا اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کی، اس کا انجام یہ ہی تھا، ان کو زلزلے نے آپکڑا سو اپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔ جنہوں نے شعیب کی تکذیب

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حق ان کی حالت ہو گئی جیسے ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے جنہوں
نے شعیب کی تکذیب کی تھی وہ خسارے میں پڑ گئے۔ (الاعراف: ۹۲)

۳۔ پیغام پہنچا دیا اور امانت ادا کر دی

دوسرے نبیوں کی طرح شعیب نے بھی اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور امانت ادا کر دی۔ اور دلیل تمام کر دی۔ اس وقت ان سے منہ موڑ کر چلے [illegible] لگے کہ اے میری قوم میں نے تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا دیے ہیں اور تمہاری خیر خواہی کی تھی۔ پھر میں ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں۔ (الاعراف: ۹۳)

داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ

قرآن نے [illegible] دونوں پیغمبروں کے ذکر [illegible] [illegible] ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۔ قرآن اللہ کی نعمتوں کی بات کرتا ہے۔

پھر قرآن پاک نے اللہ کی نعمتوں کو بیان کیا ہے۔ کبھی اختصار اور کبھی تفصیل سے ان بہت سی نعمتوں کو ذکر کیا ہے۔ جن سے اللہ نے بہت سے نبیوں کو نوازا [illegible] داؤد اور سلیمان [illegible] کا ذکر [illegible] ہیں۔ جہاں تک داؤد اور سلیمان کا تعلق ہے، اللہ نے انہیں زمین میں اقتدار [illegible] بادشاہی کو درست [illegible] علم [illegible] [illegible] ان کے تابع کر دیا [illegible]۔

اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو [illegible] علم [illegible] [illegible] (النمل: ۱۵)

۲۔ داؤد پر اللہ کا انعام

جہاں تک داؤد کا تعلق ہے پس اللہ نے پہاڑوں اور پرندوں کو ان کے تابع کر دیا [illegible] تسبیح [illegible] ان کے ساتھ [illegible] اللہ نے [illegible] ان کے لئے لوہا نرم کر دیا۔

م دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

”اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی۔ اے پہاڑو اور پرندو! ان کے ساتھ بار بار تسبیح کرو اور اسی طرح پرندوں کو بھی حکم دیا اور ہم نے ان کے واسطے لوہے کو نرم کر دیا کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو اندازے سے جوڑو اور تم سب نیک کام کیا کرو جو تم کرتے ہو میں ان کو دیکھنے والا ہوں۔“ (سبا ۳۴: ۱۰-۱۱)

اللہ کا ارشاد ہے: ”اور ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا کہ داؤد کی تسبیح کے ساتھ وہ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو بھی اور کرنے والے ہم تھے۔ اور ہم نے ان کو تمہارے لئے ایک طرح کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی کی زد سے بچائے سو تم کو شکر کرنا چاہیے۔“ (الانبیاء ۲۱: ۷۹-۸۰)

۳۔ اس کی نعمت پر ان کا شکر

داؤد اس نعمت پر بے حد شکر گزار تھے، اور بڑی عاجزی و خشوع والے، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اور ہمیشہ ذکر کرنے والے یعنی ہر طرح تسبیح اور دعا کرنے والے، عادل اور منصف حاکم تھے۔ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا کرتے تھے اور کسی کی رعایت نہ کرتے تھے۔ اللہ کا ارشاد ہے: ”اے داؤد ہم نے تم کو زمین پر حاکم بنایا ہے سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تم کو خدا کے رستے سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب تیار ہے کہ انہوں نے روز حساب کو بھلا دیا

ہے۔“ (ص ۳۸: ۲۶)

۴۔ سلیمانؑ پر اللہ کی نعمت

جہاں تک سلیمانؑ کا تعلق ہے اللہ نے ہواؤں کو ان کے تابع کر دیا تھا وہ ان کے حکم سے چلتی تھیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ اڑا لے جاتی تھیں، وہ اس قدر تیز تھیں کہ تھوڑے وقت میں پہنچ جاتے تھے، اور طاقتور اور سرکش شیطانوں کو ان کے تابع کر دیا تھا اور ان کے حکم کے مطابق ان کے لئے مختلف کام کیا کرتے تھے۔

”اور ہم نے سلیمانؑ کے لئے تیز ہوا کو مسخر کر دیا تھا جو ان کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں۔ اور بہت سے شیطان بھی تھے جو ان کے لئے غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کو سنبھالنے والے تھے۔“ (الانبیاء ۲۱: ۸۱-۸۲)

”اور ہوا کو سلیمانؑ کے تابع کر دیا تھا اس کی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی اور شام کی منزل بھی مہینے بھر کی ہوتی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور جنوں میں سے ایسے تھے جو ان کے رب کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے تھے اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھرے گا اس کو ہم آگ کا عذاب چکھائیں گے۔ وہ جو چاہتے یہ ان کے لئے بناتے یعنی قلعے اور مجسمے اور بڑے بڑے لگن جیسے تالاب

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۵۔ دقیق سمجھ اور گہرا علم

اسی کیس میں جو ان کے والد صاحب کے سامنے پیش ہوا ، ان کی ذہانت اور صحیح فیصلہ کرنے کی قوت ظاہر ہوئی ۔ ایک قوم [illegible] بکریاں [illegible] سلیمان [illegible]

اللہ نے فرمایا: "اور داؤد اور سلیمان کے قصے کو [illegible]

کی سمجھ سلیمان کو دی اور یوں ہم نے دونوں کو حکمت اور علم عطا کیا" (الانبیاء: ۷۸، ۷۹)

۶۔ سلیمانؑ پرندوں اور چیونٹیوں کی بولی جانتے تھے

قرآن نے ایک [illegible]

۷۔ ہدہد کا قصہ

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۸۔ سلیمان ملکہ سبا کو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں۔

[illegible]

۹۔ ملکہ کا ارکانِ حکومت سے مشورہ

[illegible]

[illegible]

۱۰۔ تحفہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۱۱۔ ملکہ فرمانبردار ہو کر آتی ہے۔

[illegible]

۱۲۔ شیشے کا ایک بڑا محل

[illegible]

۱۳۔ اور میں سلیمان کے ساتھ رب العلمین کیلئے اسلام لائی

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

(النمل: ۴۴)

۱۲۔ قرآن سلیمان کا قصہ بیان کرتا ہے

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

[illegible]

(النمل: ۴۴)

[illegible]

(۳) سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا۔

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل اور عقل تھی۔ سے سرفراز فرمایا۔ انہوں نے ان (سلیمانؑ) کی طرف سے جہاد اور کفر و شرک کے بتوں ان کی کمزوری اپنی بیویوں کے باعث توحید کے مصدر میں منسوب کی نسبت کی۔ اللہ نے ان سب سے انہیں بری قرار دیا اور فرمایا:

"اور سلیمان نے کفر نہیں کیا، بلکہ شیطانوں نے کفر کیا، لوگوں کو جادو سکھاتے تھے" اور فرمایا: "اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا، وہ بہت اچھے بندے اور بہت ہی اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے"

اور فرمایا:

"اور بے شک ان کا ہمارے ہاں بڑا مقام اور اچھا ٹھکانہ ہے۔"

سیدنا ایوبؑ اور سیدنا یونسؑ کا قصہ

۱۔ ایوبؑ کا قصہ۔ قصوں کا ایک اور سلسلہ

قرآن میں ایوبؑ کا قصہ۔ قصوں کی ایک دوسری کڑی اور اللہ کی اپنے مومن بندوں پر نعمتوں کے مظاہر میں سے ایک عظیم سے وہ مومن تھے، صابر، شاکر اور پیاسے رہ سکتے۔

ان (ایوبؑ) کے پاس مال مویشی اور کھیتی کی بہتات تھی اور ان کی اولاد بہت زیادہ تھی۔ ان سب کے بارے میں انہیں آزمایا گیا، اور آخر میں ہاتھ سے نکل گئی، پھر انہیں ان کے جسم کے بارے میں بھی آزمایا گیا۔ ان کے جسم میں دل اور زبان کے سوا کچھ نہ تھا وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور کوئی حصہ صحیح سالم نہ تھا یہاں تک کہ ساتھی بھی چھوڑ گئے اور شہر کے ایک کنارے میں پھینک دیے گئے۔ ان کی بیوی ان کی خدمت کرتی تھی۔ ان کے سوا کوئی ایسا شخص نہ رہا جو ان سے محبت، شفقت سے پیش آتا... وہ بیوی ان کا ساتھ دیتی اور ان کی وجہ سے انہیں لوگوں کی خدمت کرنا پڑتی۔

۲۔ ایوبؑ کا صبر

ان سب کے باوجود وہ صابر و شاکر رہے، ان کی زبان ذکر الٰہی سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۴۔ مصیبت اور انعام

[illegible]

[illegible]

(الانبیاء ۸۳-[illegible])

یونسؑ کا قصہ اور اس کی حکمت

یونسؑ کا قصہ ایوبؑ کے قصے کے بعد آتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

۵۔ یونسؑ اپنی قوم میں

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

(یونس: ۹۸)

۶۔ یونس مچھلی کے پیٹ میں

[illegible]

۷۔ اللہ نے ان کی دعا قبول کرلی

[illegible]

(الانبیاء: ۸۷ - ۸۸)

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا زکریا علیہ السلام کا قصہ

۱۔ نیک بیٹے کے لئے زکریا کی دعا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۔ عمران کی بیوی کی نذر

[illegible]

۳۔ کہا کہ میرے رب میں تو مونث لے آئی

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ نیک لڑکی پر اللہ کی خاص نظرِ کرم

۵۔ رحیم رب کی طرف سے الہام

۴۔ بیٹے کی خوشخبری

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۷۔ اللہ کی قدرت اور نشانیاں

[illegible]

۸۔ یحییٰ بار نبوت اٹھاتے ہیں

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عیسیٰ بن مریم کا قصہ

۱۔ معجزہ

[illegible]

[illegible]

(سورة الحشر)

[illegible]

(آل عمران)

۲۔ عجیب کام

[illegible]

۳۔ ظاہری اسباب کے سامنے یہود کا جھگڑا

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکت

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۴۔ حقارت اور سرکشی

[illegible]

[illegible]

۵۔ بنی اسرائیل پر اللہ کا احسان

[illegible]

[illegible]

(البقرہ)

۶۔ احسان کی ناقدری

[illegible]

tooba-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۷۔ فخر اور اترانا

[illegible]

(البقرہ)

۸۔ مسیح کی ولادت مشہور محسوسات کے لیے چیلنج

[illegible]

[illegible]

۹۔ مسیح کے معجزے

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ ان کی دینی دعوت اور یہود کی تکذیب

[illegible]

۱۱۔ یہود ان سے لڑائی کی ٹھان لیتے ہیں

[illegible]

۱۲۔ قرآن میں عیسیٰ کا قصہ

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۳۔ قرآن میں ان کی سیرت اور دعوت

[illegible]

۴۔ پرانی کشمکش

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۱۵۔ عام لوگوں اور فقراء کا ایمان

[illegible]

۱۶۔ ہم اللہ کے انصار ہیں

[illegible]

۱۷۔ ان کی سیاحت اور دعوت

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مک

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ مددگار آسمانی دسترخوان طلب کرتے ہیں

[illegible]

۱۹۔ بے ادبی

[illegible]

۲۰۔ اپنی قوم کو برے انجام سے ڈرانا۔

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

۲۱۔ ان کا اصرار و زاری

[illegible]

۲۲۔ قرآن قصہ بیان کرتا ہے۔

[illegible]

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکت

www.KitaboSunnat.com

ہیں اسی طرح ہیں سب کے سب کوشش کی بات پر جانے ہو آپ کی
طرف سے ایک اعلان ہو جائے تو آپ ہم کو معاف فرما دیجئے اور آپ سب
معاف کرنے والوں سے اچھے ہیں۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں
وہ کھانا تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں پھر جو شخص تم میں سے اس کے
بعد ناحق شناسی کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سزا دنیا جہان
والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔

(سورۃ مائدہ ۱۱۲ - ۱۱۵)

۲۲۔ یہودی مسیح سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں

یہود کے مغیروں کی عادت تھی کہ یہود [illegible] انھوں نے
مسیح سے پیچھا چھڑانے کا ارادہ کیا، وہ رومی حاکم کے پاس
ان کو پکڑ کر لے گئے اور کہا کہ یہ [illegible]
کو تباہ کر دیا، وہ اس پر [illegible] ہو گئے، [illegible] ہمارے مقابلہ میں
کو [illegible] اور ہمارے کام میں حائل ہو گیا۔

۲۳۔ سیاسیوں اور بدلہ لینے والوں کا انداز

وہ حکومت کے [illegible] ہے اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
کبھی [illegible] کے لئے کافی ہے۔

۲۵۔ مکر و چال

ان کا کام مکر و فریب سے پر اور سب سی رنگ میں رنگا ہوا تھا،
وہ جانتے تھے کہ [illegible]
سیاست میں [illegible]
سے انھوں نے کام کو [illegible] کر لیا۔

۲۶۔ مشکل

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۷۔ سیدنا مسیح عدالت میں۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پریشانی ہوئی ہے۔
حاکم اس مقدمہ سے بہت تنگ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۲۸۔ اس زمانے کا مجرمانہ قانون

[illegible]

۲۹۔ عیسیٰ تکلیف اٹھاتے ہیں

[illegible]

اس کے [illegible] سے چل نہیں سکتے تھے۔

۳۰۔ فدائی صدیر

[illegible]

۳۱۔ لیکن انہیں مغالطہ ہوا

[illegible]

۳۲۔ حکم کا نفاذ

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

۴۳۔ عیسیٰ کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا

[illegible]

۴۴۔ قرآن قصہ بیان کرتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۵۔ قیامت کے قریب عیسیٰؑ کا نزول

[illegible]

۴۶۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خوشخبری

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکت

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

(الصف: ۶)

۲۰۔ خالص توحید سے الجھے ہوئے عقیدہ کی طرف

[illegible]

[illegible]

۲۱۔ عیسیٰ ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہیں

انھوں نے دیگر نبیوں کی طرح ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی۔

انجیل میں ان کا قول موجود ہے:

[illegible]

(متی ۴: ۱۰)

[illegible]

(لوقا ۴: ۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

[illegible]

teebaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے کہ فرشتے ہیں [illegible]
[illegible]
([illegible])

۳۹۔ قرآن مسیحؑ کی دعوت کی تشریح کرتا ہے۔

قرآن نے نقل کیا ہے [illegible]
[illegible]
کی دعوت [illegible]
[illegible] مسیح نے [illegible] اے بنی اسرائیل [illegible] اللہ کی
[illegible]
کے ساتھ شرک کرے گا [illegible] جنت کو حرام کر دے گا
اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

(المائدہ ۷۲)

۴۰۔ ان کی دعوت میں توحید کا مقام

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
۔ مسیح ہرگز خدا کے بندے بننے سے عار نہیں کریں گے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

([illegible])

۴۱۔ قیامت کے مناظر میں سے ایک دلکش منظر

قرآن نے [illegible] قیامت کے مناظر میں
سے ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] گیا ہے۔
[illegible]
عیسیٰؑ ابن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی
[illegible] خدا کے معبود قرار دو [illegible]
[illegible]
[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

۴۲۔ الجھے ہوئے عقیدہ سے عام بت پرستی کی طرف

کم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکت

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com